خلافت لائبریری۔ ربوہ

مدیر: احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 24۔اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 243 | جمعرات 10 جمادی الثانی۔ 1417ھ 24 اخاء 1375ہش 24 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی پاکیزگی حاصل کرنے کے دو طریق

حقیقی تقویٰ و طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اول یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کر دو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں جس قدر دنیا میں تدابیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے (-) تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشا نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ (-) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو، جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 550)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم عبدالوکیل صاحب قیصر ابن مکرم ملک عبدالرشید صاحب ٹاؤن شپ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبشرہ ریحانہ صاحبہ بنت مکرم میاں مبارک احمد صاحب سابق قائد ضلع فیصل آباد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 15-اکتوبر 1996ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد عصر پڑھا۔ مورخہ 96-10-17 کو بارات لاہور سے ربوہ پہنچی۔ ساڑھے چار بجے شام تقریب رخصتانہ زیر صدارت مکرم بشیر احمد صاحب سیفی صدر محلہ منعقد ہوئی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم افتخار احمد صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام باذلہ افتخار عطا فرمایا ہے بچی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت محمود جیولرز کی پوتی اور مکرم میاں مبارک احمد صاحب سابق قائد ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو دین کی خادمہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد شریف شاکر صاحب مغلپورہ لاہور کو مورخہ 6- اکتوبر کو سکوٹر کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں جس سے ناک کی ہڈی اور چہرے کے بائیں جانب اور جبڑے پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد ابراہیم صاحب آف ریلوے کالونی مغلپورہ لاہور گذشتہ ہفتہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حبیب احمد سیٹھی صاحب آف فضل بھبھر و گردوں کے فیل ہو جانے کی وجہ سے کافی عرصہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مستری عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم آج کل صاحب فراش ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مجالس کی باتیں امانت ہوتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آپ نے جو بات مجلس میں سنی ہے بغیر اس شخص کی اجازت کے جس شخص نے وہ بات کہی ہو آگے نہیں پہنچانی یہ دوسرا مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ نے امانت کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔ (-) مجالس کے اندر ایک امانت کا مفہوم داخل ہے خواہ کہا جائے وہ خواہ نہ کہا جائے۔ وہ حدیث جس کی طرف میں یہ اشارہ کر رہا ہوں وہ یہ ہے۔ (-) کہ حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی بات بیان کرتا ہے اور پھر اس کی توجہ ہٹ کر کسی اور دوسرے کی طرف ہو جاتی ہے اور وہ بات وہیں ختم ہو گئی تو اتنی بات جو وہ پہلے کر چکا تھا جس کا نہ اس نے نتیجہ نکالا نہ یہ بتایا کہ یہ لوگوں کے لئے ہے۔ یہ صرف تم تک رہنی چاہئے۔ وہ تمہارے پاس امانت پڑی ہے۔ اور جس کی امانت ہے اس سے پوچھے بغیر تم اس کو آگے بیان نہیں کر سکتے۔ تو یہ ایک عمومی اصول ہے۔ اپنے متعلق یہ فرمایا کہ میں جو بات کرتا ہوں وہ تمہاری بھلائی کے لئے کرتا ہوں۔ تمہاری خیر کے لئے کرتا ہوں۔ اس لئے یہ قوم کی امانت بن جاتی ہے۔ اور مجھ سے سنو (-) وہ جو حاضر ہے اس بات کو اٹھائے اور جو غائب ہے اس تک پہنچائے۔ تو لفظ تو دونوں جگہ امانت استعمال ہوا ہے مگر ان میں مفہوم بدل جاتا ہے۔

عام طور پر جو روزمرہ کی مجلسوں میں ہونے والی باتیں ہیں وہ امانت ہی رہتی ہیں۔ اور پوچھے بغیر آگے نہیں چلانی چاہئیں۔ بعض دفعہ میں نے دیکھا کہ ہمارے گھر میں جب بھی کھانے وغیرہ پہ بات ہو رہی ہے تو بعض لوگ جو وہاں موجود ہیں وہ آگے بات کر دیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ باتیں بگڑی ہوئی شکل میں پاکستان سے ٹکرا کر گنبد کی کی آواز بن کے مجھ تک پہنچتی ہیں۔ میں حیران ہو کر سوچتا ہوں کہ میں نے یہ کب کہا تھا تو پتہ چلا کہ کھانے کی بے تکلف گفتگو میں بعض ایسی باتیں کہیں جو مناسب نہیں تھیں کہ ان کا اظہار پبلک میں ہو۔ کیونکہ بعض ایسے لوگ اس میں ملوث تھے جن کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور ان کی باتیں ان سے پوچھے بغیر مجھے کوئی حق نہیں تھا کہ میں عوام الناس میں پہنچا دوں۔ جس سے ہو سکتا ہے کہ وہ سبکی محسوس کریں۔ اس قسم کی چیز تھی کوئی برائی نہیں تھی کوئی چغلی نہیں تھی۔ لیکن امانت تھی۔ اور سننے والوں نے سنا اور آگے پہنچا دیا اور پہنچاتے وقت بگاڑ پیدا کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو باتیں سن کر یہ چسکا اٹھتا ہے کہ میں بیان کروں آگے۔ اس میں عموماً دو مونہی پائی جاتی ہے۔ اور یہ مزاج کا خاصہ ہے۔ فطرتاً ایسے شخص میں دو مونہی پائی جاتی ہے۔ تو وہ چونکہ چسکے کی خاطر یہ بات بیان کرنا چاہتا ہے اس لئے اس میں مبالغہ آمیزی بھی کرتا ہے۔

بڑھا بھی دیتے ہیں کچھ زیب داستاں کیلئے

جو بات مجھ سے سنی ہے وہ شاید اتنی زیادہ چسکے والی نہ ہو تو میں نے کہا کہ کیوں نہ میں تھوڑا اور اضافہ کر دوں عجیب و غریب لطیفے بنے کہ میں حیران رہ گیا کہ پاکستان سے اطلاع ملی کہ فلاں فلاں لوگ ربوہ میں یہ باتیں کرتے پھر رہے ہیں کہ فلاں کے ساتھ آپ کے یہ تعلقات قائم ہوئے فلاں سے یہ آپس میں عہد و پیمان ہوئے۔

باقی صفحہ 7 پر

نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمالِ صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

24- اخاء 1375 ھش 24 - اکتوبر 1996ء

امارت اور غربت کا رابطہ

کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں سب لوگ ایک جیسے ہوں۔ جہاں تک غربت اور امارت کا تعلق ہے۔ امیر سے امیر ملک میں بھی غریب لوگ پائے جاتے ہیں اور غریب سے غریب ملک میں بھی کچھ نہ کچھ لوگ خاصے امیر ہوتے ہیں۔ یعنی امارت اور غربت ساری دنیا میں درجہ بدرجہ پائی جاتی ہے۔ کہیں امیر زیادہ ہیں اور غریب کم کہیں غریب زیادہ ہیں اور امیر کم۔ اور یہ بات ایک حد تک نسبتی بھی ہے۔ ایک علاقے کا کوئی امیر شخص دوسرے علاقے کے کسی غریب شخص سے' ہو سکتا ہے کہ بہتر نہ ہو۔ گویا کہ امارت اس کے اپنے علاقے میں تو جانی جاتی ہے لیکن دوسرے علاقے میں اس شخص کی مقامی امارت کے باوجود اسے غریب سمجھ سکتے ہیں۔

دنیا کو اسی طرح مختلف طبقات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور آج کل تو یہ تقسیم بہت اجاگر ہو کر سامنے آگئی ہے۔ یہ تو نہیں کہتے کہ فرسٹ ورلڈ کونسی ہے سیکنڈ ورلڈ کون سی ہے۔ لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ تھرڈ ورلڈ کون سی ہے۔ گویا کہ ملک تقسیم تو دو حصوں میں ہے لیکن دوسرا حصہ یا یوں کہئے کہ نیچے کا حصہ سیکنڈ ورلڈ بھی نہیں کہا جا سکتا اسے تھرڈ ورلڈ کہتے ہیں۔ کچھ ترقی پذیر اور کچھ ترقی یافتہ ممالک۔ ترقی یافتہ ممالک کو تو انہوں نے کوئی نام ہی نہیں دیا۔ البتہ ترقی پذیر ممالک کو تھرڈ ورلڈ کہا جاتا ہے اور جب غریبوں کی تعداد گنی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ میانہ روی سے نیچے کتنے لوگ ہیں۔ تو ذکر تھرڈ ورلڈ کا ہوتا ہے جنہیں غریب ملک کہا جاتا ہے۔

پس دنیا میں ملک بھی ایک دوسرے کے مقابلے میں امیر اور غریب ہیں اور اپنے اپنے مقام پر بھی کچھ لوگ امیر ہیں اور کچھ غریب۔ یہ تقسیم ایسی ہے کہ انسانی تاریخ میں بعض اوقات اس کے خلاف بغاوت بھی کی گئی ہے۔ کمیونزم اسی بغاوت کا نتیجہ تھا۔ لیکن یہ تقسیم نہ کبھی مٹی ہے نہ کبھی مٹ سکتی ہے۔ آخر ظاہری امارت اور غربت ہی تو اصل چیز نہیں ہے۔ دو افراد کو ایک جتنی رقم دے دیجئے اور چھ ماہ یا ایک سال کے بعد دیکھئے کہ دونوں کی کیا حالت ہے ایک پہلے سے زیادہ بہتر ہو گیا ہے اور دوسرا پہلے سے بدتر ہو گیا ہے۔۔ یہ ان کی ذہنی اور قلبی کیفیت کا نتیجہ ہے۔

پس اس قسم کی بغاوت کبھی صحیح نتائج پیدا نہیں کر سکتی اور یہ بات پتھر پر لکیر کی طرح ہے۔ دنیا میں کچھ لوگ امیر ہوں گے اور کچھ غریب۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امیر غریب ہو جائے۔ اور غریب امیر ہو جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نسبت کے لحاظ سے کہا جائے کہ امیر کون ہے غریب کون ہے لیکن امارت اور غربت ہمیشہ قائم رہے گی۔

اس امارت اور غربت کی موجودگی میں معاشرے کو بہتر طریق پر زندگی بسر کرنے کے لئے اس ہدایت کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی شخص امیر ہو تو اس کے دل میں غریبوں کی خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے۔ ان غریبوں کی خدمت کا بھی جو بظاہر غریب نظر آتے ہیں اور ان غریبوں کی خدمت کا بھی جو بظاہر غریب تو نظر نہیں آتے لیکن حقیقی طور پر وسائل ان کے پاس کم ہیں اور زندگی کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اگر ایسا ہو تو امارت اور غربت کی موجودگی کے باوجود ذہنی اور قلبی ہم آہنگی ہو اور لوگ بہتر زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن اگر امیر خود پسند ہو اور غریبوں کے مقابلے میں تکبر کا اظہار کرتا ہو تو معاشرے میں اس خلیج کا پاٹنا ممکن نہیں ہو گا۔ یہ خلیج بڑھتی چلی جاتی ہے امیر الگ ہوتے چلے جاتے ہیں' غریب الگ ہوتے چلے جاتے ہیں۔

پس معاشرے کو یکجا رکھنے اور لوگوں کی زندگی کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ امراء غریبوں کی خدمات کریں۔ امیر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو غریب دل بنائیں۔ غریب دل بنا کر ہی وہ غریبوں کے قریب آ سکتے ہیں۔ اور غریبوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے معاشرے کو بہتر بنا سکیں

سارے لوگوں کو ہمسفر جانو
جائیں گے اپنی اپنی منزل تک
بات سنئے تو غور کیجیگا
جانے دیجے اسے نہ دل تک

ابو الاقبال

○

پہلو میں آ کے منہ نہ چُھپایا کرے کوئی
ہم دِل جلوں کو یُوں نہ جلایا کرے کوئی

قابل نہیں ہیں ہم جو شرابِ طہور کے
اپنی نظر سے کیوں نہ پلایا کرے کوئی

کہتے ہیں کیا اسی کو شجاعت جہان میں؟
گرتے ہوؤں کو اور گرایا کرے کوئی

ہم کو کچھ آزمائشِ دل سے نہیں گریز
لیکن اس آڑ میں نہ ستایا کرے کوئی

ہر لمحہ کیوں اسی کے لئے دل ہوں بیقرار
روحوں کو خود اگر نہ بنایا کرے کوئی

اُترا ہے کوئی اور نہ اُترے گا چرخ سے
گو صد ہزار بار بلایا کرے کوئی

سنتا ہوں میں نسیم کہ وہ دلنواز ہیں
میرا بھی دل انہی کو دکھایا کرے کوئی

الفضل لاہور 29- جولائی 1951ء — نسیم سیفی

ایک گذارش

الفضل احمدیہ جماعت کا واحد روزنامہ ہے۔ اور جیسا کہ حضرت امام الثانی نے فرمایا تھا کہ اس کی اہمیت روز بروز بڑھتی جائے گی حتیٰ کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ اس کا ایک ایک پرچہ ایک ایک ہزار روپے میں خریدنے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ اخبار ہماری تاریخ کے انضباط کے لئے متعدد ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ ہے۔ اگر آپ کے پاس آپ کا کوئی خط یا آپ کو کسی کا لکھا گیا کوئی خط یا مسودہ یا کوئی آپ کی تصنیف کردہ کتاب موجود ہے اور اسے آپ آئندہ کے احمدی مورخ کے لئے محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو الفضل میں اس کا ذکر کیجئے۔ ہم اسے اپنی سعادت سمجھیں گے کہ آئندہ کے مورخ کے لئے ضروری مواد فراہم کرنے کا باعث بنیں۔

(ادارہ)

ضروری اعلان

○ قبل ازیں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ حلقہ دارالرحمت وسطی و غربی فیکٹری ایریا ناصر آباد ربوہ کے ماہانہ خریداران الفضل اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع فرمائیں نیز پرانے ہاکر کو ماہ ستمبر 96ء کا بل و سابقہ بقایا جات ادا نہ کریں۔

اب پرانے ہاکر کی بجائے مکرم طاہر احمد فاروقی صاحب کو نیا ہاکر رکھ لیا گیا ہے براہ کرم انہیں ماہ ستمبر 96ء کا بل اور سابقہ بقایا جات باخذ رسید ادا فرمائیں۔ نیز ابھی بہت سے ایسے خریداران ہیں جن کے گھروں کا ابھی تک علم نہیں ہو رہا۔ ایسے خریداران براہ کرم بذریعہ فون اپنے پتہ جات لکھوا دیں۔ نیز اپنے حلقہ کے صدر صاحب کو بھی اپنا پتہ نوٹ کروا دیں۔ تاکہ انہیں اخبار پہنچائی جا سکے۔

محمد افضل بٹ ٹیلی فون نمبر 211079
احسان جنرل سٹور گول بازار ربوہ 211006

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں بار بار کہتا ہوں اور زور سے کہتا ہوں کہ اگر عقائد دینیہ فلسفہ کے رنگ پر اور ہندسہ اور حساب کی طرح عام طور پر بدیہی الثبوت ہوتے تو وہ ہرگز نجات کا ذریعہ نہ ٹھہر سکتے۔ بھائیو! یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امور مخفیہ سے وابستہ ہے۔ اگر حقائق اشیا مستور نہ ہوتیں تو ایمان نہ ہوتا۔ اور اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ ایمان ہی ہے جو رضائے الٰہی کا وسیلہ اور مراتب قرب کا زینہ اور گناہوں کا زنگ دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے۔ اور ہمیں خدائے تعالیٰ کی طرف حاجت ہے۔ اس کا ثبوت ایمان ہی کے ذریعے سے ملتا ہے کیونکہ ہم اپنی نجات کے لئے اور ہر ایک دکھ سے راحت پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہ نجات صرف ایمان سے ہی ملتی ہے۔ کیا دنیا کا عذاب اور کیا آخرت کا دونوں کا علاج ایمان ہے۔ جب ہم ایمان کی قوت سے ایک مشکل کا حل ہو جانا غیر ممکن نہیں دیکھتے تو وہ مشکل ہمارے لئے حل کی جاتی ہے۔ ہم ایمان ہی کی قوت سے خلاف قیاس اور بعید از عقل مقاصد کو بھی پالیتے ہیں۔ ایمان ہی کی قوت سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں اور خوارق ظہور میں آتے ہیں اور انہونی باتیں ہو جاتی ہیں۔ پس ایمان ہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ خدا فلسفیوں سے پوشیدہ رہا اور حکیموں کو اس کا کچھ پتہ نہ لگا۔ مگر ایمان ایک عاجز دلق پوش کو خدا تعالیٰ سے ملا دیتا ہے۔ اور اس سے باتیں کرا دیتا ہے۔ (صاحب ایمان) اور محبوب حقیقی میں قوت ایمانی دلالہ ہے۔ یہ قوت ایک مسکین، ذلیل، خوار، مردود خلائق کو قصر مقدس تک جو عرش اللہ ہے پہنچا دیتی ہے اور تمام پردوں کو اٹھاتی اٹھاتی دلآرام ازلی کا چہرہ دکھا دیتی ہے۔ سو اٹھو! ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرہ فلسفے کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ اور ایمان سے صرف آخری نجات نہیں بلکہ ایمان دنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے۔ اور روح کے تحلیل کرنے والے غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں۔ وہ چیز ایمان ہی ہے جس سے (صاحب ایمان) کامل سخت گھبراہٹ اور قلق اور کرب اور غموں کے طوفان کے وقت اور اس وقت کہ جب ناکامی کے چاروں طرف سے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسباب عادیہ کے تمام دروازے مقفل اور مسدود نظر آتے ہیں مطمئن اور خوش ہوتا ہے۔ ایمان کامل سے سارے استبعاد جاتے رہتے ہیں۔ اور ایمان کو کوئی چیز ایسا نقصان نہیں پہنچاتی جیسا کہ استبعاد اور کوئی ایسی دولت ایسی نہیں جیسا کہ ایمان۔ دنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایمان دار۔ دنیا میں ہر یک سوزش اور فرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر (صاحب ایمان) اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں۔ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک رہے ہیں۔ کوئی ثریا تک پہنچ نہیں سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہیں خدا تعالیٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں)۔

صرف و نحو

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

دسواں علم جو زبان کے متعلق ہے وہ صرف و نحو کا علم ہے صرف کے معنے ہیں الفاظ کے ہیر پھیر اور صیغوں کا علم بتانا بحیثیت الگ الگ لفظ کے مثلاً کھانا ایک لفظ ہے اس نے کھایا۔ کھانا کھائے گا وغیرہ مختلف الفاظ جو بنتے ہیں ان کی بابت یہ علم دینا کہ وہ کس طرح بنتے ہیں اور ان کے ان تغیرات کا کیا اثر ہوتا ہے معنوں میں کیا تغیر ہوتا ہے اور صورت میں کیا تغیر آتا ہے ان میں سے ہر ایک سے کیا مراد ہوگی کیا وہ واحد ہے جمع ہے مونث کے لئے کیا آتا ہے مذکر کے لئے کیا بولتے ہیں۔

نحو کا علم یہ بتاتا ہے کہ الفاظ مل کر کیا مفہوم بتاتے ہیں الفاظ کی ترتیب اور ترکیب کس طرح ہونی چاہیے پہلے کس لفظ کو لانا ہو گا اور آخر میں کونسا صحیح اور الفاظ کے اس طرح ترتیب دینے سے ان کے مفہوم اور مطلب میں کیا اثر پڑتا ہے جیسے میں نے روٹی کھائی کھائی روٹی میں نے وغیرہ نحو کے علم کے ذریعے یہ معلوم ہو گا کہ ان میں درست جملہ کونسا ہو گا پھر ہر ایک زبان کی نحو ترتیب الفاظ کو اپنے قاعدہ کے موافق بتائے گی

جس ملک میں کوئی شخص پیدا ہوتا ہے اور اسکی مادری زبان یا ملکی زبان جو بھی ہو وہ اس میں درست بولے گا لیکن غیر زبان کو بغیر نحو کے علم کے وہ صحیح طور پر نہیں بول سکے گا اس کے لئے نحو کا جاننا ضروری ہو گا دیکھو ہمارے ملک میں ایک زمین دار جٹ عورت بھی کبھی یہ نہ کہے گی روٹی کھائی میں نے بلکہ وہ میں نے روٹی کھائی ہی کہے گی یہ درست ہے لیکن جو اس ملک میں پیدا نہیں ہوئے ایک انگریز، عرب یا ایرانی ضرور غلط بول دے گا جب تک وہ نحو سے واقف نہ ہو گا

عربی زبان میں علم نحو یہ بھی بتاتا ہے کہ زیر زبر اور پیش کا کیا مطلب ہے عربی زبان میں "میں" "نے" "کو" وغیرہ الفاظ کے قائم مقام زبر اور زیر ہی جاتے ہیں اور ان سے ہی ان کے مفہوم کا کام نکل آتا ہے۔

○ "بچوں کی یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اس میں ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

وفات پاگئے

"(-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"

الفضل انٹرنیشنل لندن نے اپنے شمارہ 11۔اکتوبر تا 17۔اکتوبر 1996ء میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات پر جو خبر شائع کی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ادارہ

لندن (نمائندہ الفضل) امیر جماعت احمدیہ برطانیہ، مکرم آفتاب احمد خان صاحب مورخہ یکم اکتوبر 1996ء بروز منگل اپنے گھر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔

موصوف دس سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر تھے۔ آپ نے اپنے عرصہ امارت میں جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

اس وصال کی اطلاع جونہی حضرت صاحب کی خدمت میں ہارٹلے پول میں پہنچی تو آپ اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں پہلے مکرم آفتاب احمد خان صاحب کے گھر ان کی اہلیہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ سے تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت صاحب نے بیت الفضل لندن پہنچ کر مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب، نائب امیر یو۔کے کو بطور امیر برطانیہ مقرر فرمایا اور آپ کی نگرانی میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات کئے گئے۔

مورخہ 4۔اکتوبر بروز جمعہ صبح دس بجے میت محمود ہال میں رکھی گئی جہاں آنے والے احباب نے اپنے امیر صاحب کے چہرہ کی زیارت کی۔ جمعہ سے کچھ دیر پہلے حضرت صاحب محمود ہال تشریف لائے اور آفتاب احمد خان کا چہرہ دیکھا، اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد آپ نے ان کے تابوت کو کندھا دیا اور دیگر خدام کے ساتھ بیت الفضل سے باہر محراب تک پہنچایا تاکہ بعد جمعہ جنازہ ادا کیا جا سکے۔ اس کے بعد خطبہ میں حضرت صاحب نے یہ مضمون بیان فرمایا کہ اس دنیا کی ہر چیز مٹنے والی اور ختم ہونے والی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب کے وصال کے نتیجہ میں جو خلاء ہمارے اندر پیدا ہوا ہے وہ خلاء اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بکثرت پیدا ہوں۔ آپ انگلستان کے امیر تھے اور آپ نے شاندار اور کامیاب امارت فرمائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب مجھے ان کے وصال کی اطلاع ملی میں ہارٹلے پول میں تھا۔ اور سوائے اس کے میرے دل سے کوئی آواز نہیں اٹھی کہ "(-) ہمارا پیارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا"

حضرت صاحب نے تذکرہ سے حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی ایک خدائی خبر کا ذکر بھی فرمایا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت سے درج ہے کہ (-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا" حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس خبر میں ایک معین شخص نہ بتا کر اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ایسے بہت سے پاک وجود اس دنیا سے رخصت ہوتے رہیں گے جن کے وصال کی خبر سے ایمان والوں کے دل سے یہ آواز اٹھے گی (-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"

حضرت صاحب نے آفتاب احمد خان صاحب کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ 24 ستمبر 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ ثناء اللہ خان صاحب کے بیٹے تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے کیا۔ ابتدائی طور پر گارڈن کالج راولپنڈی میں لیکچرار رہے۔ پاکستان بننے کے بعد وزارت خارجہ میں ملازمت شروع کی۔ سیاسی مبصر کی حیثیت سے مختلف ممالک میں خدمات سر انجام دیں۔ وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل رہے۔ اٹلی اور یوگوسلاویہ میں سفیر رہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا 1986ء میں انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کا امیر مقرر کیا گیا ان کو جیسا میں نے تیار کیا اس رنگ میں وہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ہمیشہ میرے مشورہ سے قدم اٹھاتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی رائے کو بھی بے تکلفی سے میرے سامنے پیش کر دیا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان سے بیرونی تعلقات میں بھی بہت کام لیا ہے۔ بحیثیت ایک نہایت ذہین، کامیاب اور شریف النفس ڈپلومیٹ کے ان کا تعلق اپنے ماتحتوں سے بھی بہت گہرا تھا اور اپنے افسران سے بھی بہت گہرا تھا۔ حضرت صاحب نے موصوف کا نہایت محبت بھرا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب نے جملہ فرائض بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دیئے اور بہت نیک انجام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ حقیقتاً (-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا" اور اس دنیا میں چل دیا جو دائمی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی جبروت و جلال اور مالکیت جلوہ گر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس وقت آپ کو اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔

عبادات کے ادا کرنے کے بعد حضرت صاحب نے بیت الفضل کے احاطہ میں تشریف لا کر جنازہ پڑھایا۔ اس موقع پر وانڈزورتھ کے علاقہ کی ڈپٹی میئرس، جناب ڈیوڈ ملر ممبر آف پارلیمنٹ، سابق میئر وانڈزورتھ اور دیگر سوشل اداروں کے نمائندے موجود تھے۔ اور انہوں نے حضرت صاحب سے فرداً فرداً اظہار تعزیت کیا اور آفتاب احمد خان صاحب کی خدمات اور صلاحیتوں کو سراہا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے احباب کثرت سے دور دراز سے علاقوں سے سفر کر کے تشریف

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الحی

جنگ قادسیہ کے عظیم فاتح

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

حضرت سعد بن ابی وقاص بڑے رتبے کے صحابی اور آنحضرت ﷺ کے ماموں تھے۔ سعد نام اور کنیت ابو اسحاق تھی اور سعد بن ابی وقاص کے نام سے معروف تھے ابی وقاص کا نام مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مدہ تھی۔ آپ کی والدہ حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھے آپ نبی کریم ﷺ کی والدہ کے چچازاد بھائی تھے۔ کیونکہ سیدہ آمنہ کے والد وہیب سیدنا سعد کے والد ابی وقاص کے بھائی تھے۔ اس لئے نبی ﷺ نے کئی ایک مواقع پر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو ماموں کہہ کر مخاطب فرمایا تھا۔

ابتدائے بعثت ہی سے اسلام لائے۔ آپ کا خود اپنا قول ہے کہ قبول اسلام کے وقت آپ سترہ سالہ جوان تھے ابھی چہرہ پر سبزہ بھی نہیں آیا تھا۔ یہ بھی آپ کا بیان ہے کہ فرضین نماز سے پیشتر اسلام لائے۔ آپ کی لڑکی سیدہ عائشہ آپ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسلام لانے سے پیشتر خواب دیکھا کہ میں کسی تاریک جگہ پر کھڑا ہوں جہاں کچھ نظر نہیں آتا اچانک یکایک چاند روشن ہو گیا میں اس کی طرف چلا اور یہ دیکھ رہا ہوں کون کون سبقت لے گئے ہیں۔ میں نے زید بن حارثہ' علی ابن ابی طالب اور ابوبکر رضی اللہ عنھم کو دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ یہاں کب پہنچے کہا ابھی۔ اس خواب سے چند روز بعد سننے میں آیا کہ نبی ﷺ پوشیدہ دعوت اسلام دے رہے ہیں۔ چنانچہ میں آنحضرت ﷺ سے نماز عصر کے بعد اصیاد کی گھاٹی میں ملا۔ اور مسلمان ہو گیا اور اصحاب مذکور کے سوا مجھ سے پہلے کوئی سابق نہیں تھا۔ آپؓ اپنی والدہ کے بہت فرمانبردار تھے۔ ان کو معلوم ہوا تو کہا سعد یہ دین کیسا ہے۔ مجھے قسم ہے کہ جب تک تو اس کو ترک نہ کرے گا نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔ یونہی بھوکی پیاسی رہ کر جان دے دوں گی اور لوگ تجھے مطعون کریں گے۔ میں نے کہا میں تیرے لئے اپنا دین ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ میری والدہ نے کھانا پینا بالکل ترک کر دیا۔ اور بہت بے چین رہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ کی ایسی ہزار جانیں بھی ہوتیں اور وہ سب ایک ایک کر کے نکل جاتیں تب بھی میں اپنے مذہب سے علیحدگی نہ کرتا۔ آخر میرے استقلال پر وہ کھانے پینے لگ گئیں۔ اس واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

ترجمہ: اگر تیرے ماں باپ یہ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تب تو اس وقت ان کا کہنا نہ مان۔ ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہ۔

اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تک مکہ ہی میں مقیم رہے۔ گو یہ سر زمین عام مسلمانوں کی طرح ان کے لئے مصائب و آلام سے خالی نہ تھی۔ تاہم استقلال کے ساتھ ہر قسم کی سختیاں جھیلتے رہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کفار کے خوف سے عموماً مکہ کی ویران و سنسان گھاٹیوں میں چھپ کر معبود حقیقی کی پرستش و عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک گھاٹی میں چند صحابہؓ کے ساتھ مصروف عبادت تھے۔ اتفاق سے کفار کی ایک جماعت ادھر آنکلی اور اسلام کا مذاق اڑانے لگے۔ حضرت سعدؓ کو اس بے بسی کی زندگی میں بھی جوش آگیا اور اونٹ کی ہڈی اٹھا کر اس زور سے ماری کہ ایک مشرک کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ اسلام کی حمایت میں یہ پہلی خونریزی تھی جو حضرت سعدؓ کے ہاتھ سے عمل میں آئی۔

مکہ میں جب کفار کے ظلم و ستم سے مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ہجرت مدینہ کا حکم دیا۔ اس حکم عام کی بنا پر حضرت سعد بن ابی وقاص نے مدینہ کی راہ لی اور اپنے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کے مکان میں فروکش ہوئے جنہوں نے ایام جاہلیت میں ایک خون کیا تھا اور انتقام کے خوف سے مدینہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔

یہاں پہنچ کر مسلمانوں کو آزادی و طمانیت نصیب ہوئی تاہم قریش مکہ کی حملہ آوری کا خطرہ موجود تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پیش بینی کر کے حضرت عبدہ بن الحارث کو ساٹھ یا اسی سواروں کے ساتھ غنیم کی نقل و حرکت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص بھی اس جماعت میں شامل تھے۔ غرض دورہ کرتے ہوئے حجاز کے ساحلی علاقہ میں قریش کی ایک تعداد سے مڈبھیڑ ہوئی چونکہ محض تجسس مقصود تھا اس لئے کوئی جنگ پیش نہ آئی' مگر حضرت وقاص کو کہاں تاب تھی۔ انہوں نے ایک تیر چلا ہی دیا۔ چنانچہ اسلام کا پہلا تیر تھا جو راہ خدا میں چلا۔

دوسری دفعہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے زیر قیادت آٹھ مہاجرین کی ایک جماعت تجسس کے لئے روانہ کی گئی چنانچہ یہ مقام ضرار تک گئے اور واپس آئے مگر کوئی جنگ نہ ہوئی۔ اس کے بعد عبداللہ بن الجحش کے ساتھ دشمن کی خبرگیری پر مامور ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن الجحش کو ایک سربمہر فرمان دیا تھا کہ دو روز سفر کرنے کے بعد کھول کر پڑھیں اور اس کی ہدایتوں پر عمل کریں۔

انہوں نے حسب ہدایت دو روز کے بعد پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ مکہ اور طائف کے درمیان جو نخلستان ہے وہاں پہنچ کر قریش کی نقل و حرکت کا پتہ چلائیں۔ حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں کو فرمان کا موضوع سنا کر کہا کہ میں کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ جس کو شہادت منظور وہ ساتھ چلے ورنہ واپس جائے۔ حضرت سعدؓ اور دوسرے ساتھیوں نے جوش کے ساتھ سمعاً و طاعۃً کہا۔ لیکن کچھ دور جانے کے بعد عتبہ بن غزوان کا اونٹ جو مشترکہ طور پر دونوں کی سواری میں تھا۔ گم ہو گیا....

اس طرح وہ دونوں پیچھے رہ گئے۔ عبداللہ بن الجحش نے نخلستان میں پہنچ کر قریش کے ایک قافلہ سے جنگ کی اور مال غنیمت اور چند قیدیوں کے ساتھ مدینہ واپس آئے'

قریش فدیہ لے کر اپنے قیدیوں کو چھڑانے آئے لیکن اس وقت تک عتبہ بن غزوان اور سعد بن ابی وقاص کا کچھ پتہ نہ تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تک یہ دونوں صحیح وسلامت نہ پہنچ جائیں تمہارے قیدی رہا نہ ہوں گے۔ غرض جب یہ دونوں جانثار واپس آ گئے تو مشرکین چھوڑ دیئے گئے۔

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تھے تو وہاں بھی مشرکین مکہ کے حملہ کا خطرہ موجود تھا۔ رسول خدا ﷺ اور خدا کے نام لیوا اس خطرے کے پیش نظر راتوں کو جاگتے حتیٰ کہ خود رسول کریم ﷺ راتوں کو جاگ کر پہرہ دیتے۔ جب خود آرام فرماتے تو کسی بہادر سپاہی کو پہرہ پر مقرر فرماتے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ شروع شروع میں مدینہ آئے تھے تو ایک رات آپ رسول ﷺ کی نیند اچاٹ ہو گئی اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کاش کوئی نیک مرد آج پہرہ پر ہوتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ کون ہے؟ عرض کیا کہ "سعد" فرمایا کس لئے آئے ہو؟ عرض کی میرے دل میں آنحضرت ﷺ کی نسبت خوف پیدا ہوا۔ لہٰذا میں پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور پھر سو گئے۔ سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن سامنے سے سعدؓ آرہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا یہ میرے ماموں ہیں مجھے کوئی اپنا ایسا ماموں تو دکھائے۔

معرکہ بدر سے مستقل جنگوں کی ابتداء ہوئی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے اس جنگ میں غیر معمولی شجاعت کے جوہر دکھائے اور سعید بن العاص سرخیل کفار کو تہہ تیغ کیا۔ حضرت سعدؓ کو اس کی ذوالکتیفہ نامی تلوار پسند آگئی تھی۔ تلوار لئے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ اس وقت تک تقسیم غنیمت کے متعلق کوئی حکم نازل نہ ہوا تھا۔ اس لئے ارشاد ہوا کہ جہاں سے اٹھائی ہے وہیں رکھ دو۔

۳ ہجری میں غزوہ احد پیش آیا گھاٹی کو قبل از وقت چھوڑ دینے کی وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی اور ناگہانی حملہ کے باعث اکثر غازیوں کے پاؤں اکھڑ گئے لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص ان ثابت قدم اصحاب کی صف میں تھے جن کے پائے استقلال کو آخر وقت تک لغزش نہ ہوئی' حضرت سعدؓ تیر اندازی میں کمال رکھتے

ایک اچھی بات

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض

تھے اس لئے جب کفار کا نرغہ ہوا تو آنحضرتؐ اپنے ترکش سے تیر دیتے جاتے اور فرماتے "اے سعد" تیر چلا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سعدؓ کے سوا کسی اور کے لئے "فدائی ابی وامی" کا جملہ نہیں سنا۔ اثنائے جنگ میں ایک مشرک سامنے آیا جس نے اپنے تیز و تند حملوں سے پریشان کر رکھا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے نشانہ بنانے کا حکم دیا لیکن اس وقت ترکش تیروں سے خالی ہو چکا تھا۔ حضرت سعدؓ نے تعمیل ارشاد کے لئے ایک تیر اٹھا کر جس میں پھل نہیں تھا اس صفائی کے ساتھ اس کی پیشانی پر مارا کہ وہ بدحواسی کے ساتھ زخمی ہو کر گر گیا۔ غزوہ احد سے فتح مکہ تک جس قدر معرکے پیش آئے۔ حضرت سعدؓ بہادری اور جانبازی کے ساتھ سب میں پیش پیش رہے پھر فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین میں بھی عظیم کارنامے دکھائے۔ دس ہجری میں سرور کائنات ﷺ نے حجۃ الوداع کا قصد فرمایا تو حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ ہمرکاب تھے لیکن مکہ پہنچ کر سخت علیل ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب آنحضرت ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے تو زندگی سے مایوس ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مالدار آدمی ہوں لیکن ایک لڑکی کے سوا کوئی وارث نہیں ہے اس لئے اگر اجازت ہو تو اپنا دو ثلث مال کار خیر میں لگا دوں۔ ارشاد ہوا نہیں۔ پھر عرض کی دو ثلث نہیں تو نصف سہی۔ حکم ہوا نہیں صرف ایک ثلث۔ تم اپنے وارثوں کو کچھ مال دو تاکہ وہ لوگوں کے سامنے دست سوال نہ پھیلاتے پھریں۔ تم جو کچھ بھی خدا کی رضا جوئی کے لئے صرف کرو گے تو اس کا اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو گے اس کا بھی ثواب پاؤ گے۔

حضرت سعدؓ کو مدینہ سے اتنا پیار اور محبت تھی کہ مکہ میں مرنا بھی پسند نہ تھا۔ بیماری جس قدر طول کھینچتی جاتی تھی اسی قدر ان کی بے قراری بڑھتی جاتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اشکبار دیکھ کر پوچھا روتے کیوں ہو۔ عرض کیا معلوم ہوتا ہے کہ اسی سرزمین کی خاک نصیب ہو گی جس کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ترک کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تسلی دیتے ہوئے ان کے قلب پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ دعا فرمائی۔

اے خدا! سعدؓ کو صحت عطا کر' سعد کو صحت عطا کر۔ رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے جو الفاظ نکلے وہ اس مریض بستر مرگ کے لئے آب حیات ثابت ہوئے دعا مقبول ہوئی اور وہ تندرست ہو گئے۔ اور ساتھ ہی یہ بشارت سنائی

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اے سعدؓ تم اس وقت تک نہ مروگے جب تک تم سے ایک قوم کو نقصان اور دوسری قوم کو نفع نہ پہنچ جائے۔ یہ پیش گوئی عجمی فتوحات کے ذریعے پوری ہوئی جن میں عجم قوم نے آپؓ کے ہاتھوں سے نقصان اور عرب قوم نے فائدہ اٹھایا۔

مکہ سے واپس آنے کے بعد اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہو سلم نے وفات پائی۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

حضرت خلیفہ اول نے سوا دو برس کی خلافت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اور فاروق اعظم کو جانشین کر کے رحلت گزین عالم جاوداں ہوئے۔ اس وقت اندرونی مہمات کا فیصلہ ہو کر شام و عراق پر فوج کشی کی ابتدا ہو چکی تھی۔ حضرت عمرؓ کے مسند نشین ہونے کے ساتھ ہی تمام عرب میں جوش آگیا۔ انہوں نے حملوں کا انتظام زیادہ وسیع کر دیا۔

جنگ قادسیہ اس موقع پر فوج توقع سے زیادہ فراہم ہو گئی لیکن سب سے زیادہ دقت یہ تھی کہ اس عظیم الشان لشکر کی سربراہی کے لئے کوئی شخص موزوں نظر نہ آتا تھا۔ حضرت علیؓ سے درخواست کی گئی تو انہوں نے بھی اس بارگراں کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ عوام کے اصرار سے خود حضرت عمرؓ تیار ہو گئے لیکن اہل الرائے صحابہ مانع ہوئے کہ آپ کا جانا کسی طرح مناسب نہیں ہے لوگ اسی سوچ و بچار میں تھے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اٹھ کر کہا کہ میں نے پا لیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کون! بولے کہ سعد بن ابی وقاصؓ تمام حاضرین اس انتخاب پر پھڑک اٹھے اور سب نے متفقہ طور پر تائید کی۔

تمام فوج نے ان کی سپہ سالاری کو نہایت پسندیدگی و فخر کی نگاہ سے دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے ہر قسم کی ہدایتیں اور نشیب و فراز سمجھا کہ رزمگاہ کی طرف کوچ کر جانے کی اجازت دے دی۔

حضرت سعدؓ نے مشراف میں اپنی فوج کا باقاعدہ جائزہ لیا جو کم و بیش تیس ہزار تھی پھر میمنہ و میسرو غیرہ کی تقسیم کر کے ہر ایک پر جدا جدا افسر مقرر کئے اور مقام کا نقشہ لشکر کا پھیلاؤ اور رسد کی کیفیت وغیرہ سے دربار خلافت کو مطلع کیا۔ وہاں سے حکم آیا کہ مشراف سے آگے بڑھ کر قادسیہ پر اس طرح مورچے جمائیں کہ پشت پر عرب کے پہاڑ ہوں اور سامنے دشمن۔ چنانچہ وہ یہاں سے روانہ ہو کر عذیب میں عجمیوں کے میگزین پر قبضہ کرتے ہوئے قادسیہ پہنچے اور مناسب موقعوں پر مورچے جما دیئے۔

حضرت سعدؓ نے حضرت عمر کی ہدایت کے مطابق اشعث بن قیس کندی کے ہمراہ چند آدمیوں کو تبلیغ اسلام کے لئے ایرانی لشکر میں بھیجا۔ اس اسلامی وفد نے جا کر اسلام کا پیغام دیا۔ رستم نے سوال کیا تم کس ارادہ سے آئے ہو۔ مسلمانوں نے جواب دیا یزدگر سے ملاقات کے ارادہ سے' دونوں میں گفتگو ہوئی۔ آخر میں مسلمانوں نے بتایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ہم تمہاری زمین پر قابض ہوں گے۔ رستم نے بڑی حقارت سے مٹھی بھر خاک منگوا کر ان کے حوالے کر دی اور کہا کہ ہماری زمین پر تمہارا حصہ یہ ہے۔ وفد یہ خاک لے کر چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ بھائیو۔ ان کے ملک پر قبضہ کے لئے یہ نیک شگون ہمارے ہاتھ آیا ہے۔ رستم کی اس شرمناک حرکت کے بعد یزدگر نے بڑے غصے میں آکر کہا سفیر ہو ورنہ زندہ نہ جاتے اور رستم کو سخت تنبیہ کی کہ انہیں آنے کیوں دیا۔ رستم جانتا تھا کہ مسلمانوں سے ٹکرانا کھیل نہیں ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ کسی بہانے جنگ کو ٹال دیا جائے کیونکہ عافیت اسی میں ہے۔ حالانکہ اسے بادشاہ یزدگر کی طرف سے مقابلے کا حکم تھا۔

قادسیہ پہنچنے کے بعد رستم نے مسلمانوں کے ساتھ ایک بڑا ذلیل داؤ کھیلنا چاہا۔ اسے مقابلے سے بچنے کی ایک ہی صورت دکھائی دی اس نے سوچا کہ مسلمان غریب ہیں۔ کیوں نہ انہیں اپنی شان و شوکت سے مرعوب کرنے کے بعد کچھ روپیہ اور مال دے کر واپس جانے پر راضی کر لیا جائے۔ اپنی اس ترکیب کے پیش نظر اس نے بڑے ٹھاٹھ سے اپنا دربار آراستہ کیا اور اسی دربار میں دوبارہ گفتگو کے لئے مسلمانوں کے وفد کو بلایا۔ یہ دربار ایسا تھا کہ اس کی آن بان قابل دید تھی۔ مسلمانوں کا وفد اس دربار میں سادہ اور معمولی لباس پہنے ہوئے بڑی بے نیازی سے پہنچا۔ ان پر دربار کی چمک دمک کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ان کے دل تو توحید کی روشنی سے فروزاں تھے۔ پھر انہیں کسی اور دولت کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی وفد پہنچا گفتگو ہوئی' آخر رستم نے وہی ذلیل داؤ استعمال کیا اور کہا کہ غالباً تم لوگ پریشان حال ہو اور معاشی طور سے تمہارا برا حال ہے تمہارے پاس کھانے کو نہیں ہے اسی لئے جنگ کر رہے ہو کہ کچھ ہاتھ آجائے۔ کیوں نہ ہم تمہیں اتنا مال و اسباب دے دیں کہ تمہاری ساری معاشی پریشانیاں دور ہو جائیں رستم کی ناشائستہ گفتگو سے مسلمانوں کے چہرے تمتما اٹھے۔ انہوں نے بڑی حقارت سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور کہا "ہاں بھوکے تھے لیکن خدا نے ہماری بدبختی خوش نصیبی میں بدل دی اس نے ہمیں اسلام پھیلانے کا حکم دیا اس لئے ہم تم کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں اس جواب سے رستم بہت چراغ پا ہوا۔ اور بولا "آفتاب و مہتاب کی قسم کل طلوع صبح سے پہلے تم سب کو خاک میں ملا دوں گا۔ مغیرہ جو اس وفد میں شامل تھے۔ رستم کی اس دھمکی پر لاحول پڑھتے ہوئے چلے آئے اور پھر تاریخ کی وہ جنگ شروع ہوئی جسے جنگ قادسیہ کہتے ہیں۔

قادسیہ میں ایک قدیم شاہی محل تھا جو عین میدان کے کنارے پر واقع تھا۔ سعد کو چونکہ عرق النساء کی شکایت تھی اور چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ اس لئے فوج کے ساتھ شریک نہ ہو سکے اور اپنی جگہ پر خالد بن عطفہ کو سپہ سالار مقرر کیا۔ تاہم فوج کو لڑاتے خود تھے۔ بالاخانے پر میدان کی طرف رخ کر کے تکیہ لگائے بیٹھے جس وقت جو حکم دینا مناسب ہو تا پرچوں پر لکھ کر اور گولیاں بنا کر خالد کی طرف پھینکتے جاتے تھے۔

تمدن کے ابتدائی زمانہ میں فن جنگ کا اس طرح ترقی کرنا حیران کن اور عربوں کی تندی طبع اور لیاقت جنگ کی دلیل ہے۔ فوجیں آراستہ ہو چکیں تو حضرت سعدؓ نے قاعدے کے مطابق تعین نعرے بلند کئے اور چوتھے پر لڑائی کا اعلان کر دیا۔

اگلے دن حضرت سعدؓ نے سب سے پہلے میدان جنگ سے مقتولین کی لاشیں اٹھوا کر دفن کرائیں اور جس قدر زخمی تھے مرہم پٹی کے لئے عورتوں کے سپرد کئے پھر فوج کی کمر بندی کا حکم دیا۔ لڑائی ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ حضرت عمرؓ کے حکم پر حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت سعدؓ کی مدد کے لئے چھ ہزار فوج شام سے بھیج دی۔ دوسرے دن پھر لڑائی شروع ہو گئی عین ہنگامہ جنگ حضرت عمرؓ کے قاصد پہنچے جن کے ساتھ بیش قیمت گھوڑے اور تلواریں تھیں۔ ان لوگوں نے فوج کے سامنے پکار کر کہا کہ امیرالمومنین نے یہ انعام ان لوگوں کو بھیجا ہے جو اس کا حق ادا کر سکیں۔ یہ تلواریں اور گھوڑے مختلف بہادروں کے سپرد کر دیئے گئے جس وقت لڑائی کا ہنگامہ گرم تھا ابو محجن جو ایک مشہور شاعر اور بہادر تھے اور جن کو شراب پینے کے جرم میں حضرت سعدؓ نے قید کر دیا تھا۔ قید خانے کے دریچے سے لڑائی کا نظارہ دیکھ رہے تھے اور شجاعت کے جوش میں بے اختیار ہوئے جاتے تھے آخر ضبط نہ کر سکے' حضرت سعدؓ کی بیوی سلمٰیؓ کے پاس گئے کہ خدا کے لئے اس وقت مجھے چھوڑ دو لڑائی سے زندہ بچ گیا تو خود آکر بیڑیاں پہن لوں گا۔ سلمٰی نے انکار کیا جس پر حسرت کے ساتھ پر درد لہجہ میں اشعار کے ذریعے جنگ میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کرتے۔ ان اشعار نے سلمٰی کے دل پر اثر کیا کہ خود آکر بیڑیاں کاٹ دیں۔ انہوں نے فوراً اصطبل میں جا کر حضرت سعدؓ کے گھوڑے پر جس کا نام ملقا تھا زین کسا اور میدان جنگ میں پہنچ کر ایک دفعہ میمنہ سے میسرہ تک کا چکر لگایا پھر اس زور شور سے حملہ کیا کہ جس طرف نکل گئے صف کی صف الٹ دی۔ تمام لشکر متحیر تھا کہ یہ کون بہادر ہے۔ حضرت سعدؓ بھی حیران تھے۔ دوسروں سے کہتے کہ حملے کا انداز ابو محجن کا ہے لیکن وہ تو قید خانہ میں ہے شام ہوئی تو ابو محجن نے خود آکر بیڑیاں پہن لیں۔ سلمٰی نے یہ سب حالات حضرت سعدؓ سے بیان کئے۔ حضرت سعدؓ نے ان کو رہا کر دیا اور کہا کہ خدا کی قسم مسلمانوں پر جو شخص یوں نثار ہو میں اس کو قید خانہ میں نہیں رکھ سکتا۔ ابو محجن نے کہا بخدا میں بھی آج سے پھر کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ دوسرے دن بھی قیامت خیز لڑائی ہوئی مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

تیسرے روز حسب معمول پھر معرکہ شروع ہوا۔ حضرت سعدؓ نے آج آخری فیصلہ کا ارادہ کر لیا تھا لیکن شام ہو گئی اور جنگ کے زور و شور میں کچھ فرق نہ آیا۔ زیادہ دقت ہاتھیوں کی وجہ سے تھی جس کی طرف جھک پڑتے تھے صفوں کی صفیں درہم برہم کر دیتے تھے۔ حضرت سعدؓ نے چند بہادر سپاہیوں کو بلوا کر کہا کہ تم ہاتھیوں کو مار دو تو پھر میدان تمہارے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے نہایت جانبازی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کی اور نرغہ کر کے بڑے بڑے ہاتھیوں کو مار ڈالا تو دوسرے ہاتھی خود بخود بھاگ کھڑے ہوئے ہاتھیوں سے میدان صاف ہوتا تھا کہ حضرت سعدؓ نے اپنی فوج کو سمیٹ کر پھر نئے سرے سے ترتیب دیا اور حکم دیا کہ جب میں تیسرا نعرہ بلند کروں تو غنیم پر حملہ کر دیا جائے لیکن ابھی پہلا ہی نعرہ بلند ہوا کہ قعقاعؓ نے جوش میں آکر حملہ کر دیا۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا اے خدا قعقاع کو معاف کرنا اور اس کا مددگار رہنا۔ قعقاع کو دیکھ کر دوسرے قبائل بھی ٹوٹ پڑے۔ غرض دن ختم ہونے کے بعد تمام رات ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ لیکن بالآخر مسلمانوں کے ثبات و استقلال نے ایرانیوں کے پاؤں اکھاڑ دیئے۔ رستم کو بھی مجبوراً بھاگنا پڑا مگر ہلال نامی ایک مسلمان سپاہی نے تعاقب کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ حضرت سعدؓ نے بارگاہ خلافت میں نامہ فتح روانہ کر کے مقتولین اور مجروحین کی تجہیز و تدفین اور مرہم پٹی کا اہتمام کیا۔

(پندرہ روزہ المصلح کراچی یکم تا 31۔ اگست 1996ء)

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے نہایت دکھ کے ساتھ اپنے حلقہ کے ایک بہت ہی بزرگ جناب میجر (ریٹائرڈ) غلام احمد صاحب ابن چوہدری عنایت خاں صاحب ساکن 101 ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی ہے۔

محترم میجر غلام احمد صاحب ایک نہایت متقی جوشیلے اور نڈر احمدی تھے۔ آپکو اللہ تعالیٰ نے بعض نہایت اہم جماعتی خدمات کرنے کی توفیق دی۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے اعلان کے بعد پاکستان کے پنجاب اور ہندوستان کے پنجاب میں مسلمانوں اور ہندوؤں سکھوں کے درمیان تاریخ کے بدترین فسادات شروع ہو گئے تو میجر صاحب نے احمدیہ جماعت کے افراد کو پاکستان لانے کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

آپ نے وقتاً فوقتاً جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں مختلف عہدوں پر کام کیا۔ اور حلقہ کی مجلس عاملہ کے سرگرم ممبر رہے۔ آپ زعامت علیا انصار اللہ ماڈل ٹاؤن جس میں ماڈل ٹاؤن کے علاوہ کئی ملحقہ حلقہ جات شامل تھے کے زعیم اعلیٰ بھی رہے اور قابل قدر کارکردگی دکھائی۔ ماڈل ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کے قبرستان کے لئے میجر غلام احمد صاحب کی سرگرمی میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اور آخر کار سوسائٹی نے جماعت احمدیہ کے لئے آٹھ (8) کنال اراضی بالکل فری علیحدہ قبرستان کے لئے دے دی۔ میجر صاحب نے قبرستان کی چاردیواری اور ملازمین کے لئے کوارٹرز تعمیر کروانے کے علاوہ زمین ہموار کر کے خوبصورت راستے بنوائے اور درخت لگوائے میتوں کی تدفین میں امداد کے لئے آپ کی خدمات دن رات میسر ہوتی تھیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور آپ نے کچھ اوپر 85 سال عمر پائی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فوج کے پہرے میں کٹھ پتلی اسمبلی کا اجلاس

سری نگر میں نام نہاد انتخابات کے ذریعے برسراقتدار آنے والی مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کا اجلاس فوج کے بھرپور پہرے میں منعقد ہوا۔ فوج نے اسمبلی کمپلیکس سے چار کلومیٹر تک کا علاقہ گھیر رکھا تھا۔ اس علاقے میں پیدل چلنے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ گونر کرشنا راؤ خطاب کرنے کے لئے جب اسمبلی پہنچے تو یہ علاقہ ایک خوفناک دھماکے سے لرز اٹھا۔ فوج نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ اور درجنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ فوج نے حریت کانفرنس کے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارا۔ بڈگام میں ایک جھڑپ کے دوران بھارت کے 25 فوجی ہلاک ہو گئے۔ حرکت الانصار کے کمانڈر سمیت 6 مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا حریت کانفرنس کے لیڈروں علی گیلانی، عبدالغنی لون، جاوید میر اور مولوی عباس کو نظربند کر دیا گیا ہے۔

ادھر کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے بڑی ڈھٹائی سے کہا کہ اگر حریت کانفرنس کے لیڈر خود کو بھارتی نہیں سمجھتے تو وہ پاکستان چلے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر انڈیا کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے میں عوام کا ایجنٹ ہوں۔ اور جموں و کشمیر انڈیا کا حصہ ہے اس لئے مجھے انڈین ہونے پر فخر ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کشمیر میں 50 ہزار افراد کی ہلاکت کے ذمہ دار حریت کانفرنس کے لیڈر ہیں۔

3 درجن مجاہد تنظیموں پر مشتمل حریت کانفرنس کے ایک لیڈر عبدالغنی لون نے کہا ہے کہ ہمیں اپنے گھروں سے نکلنے نہیں دیا جاتا۔ صبح چھ بجے سے ہی بھارتی فوج اور پولیس کے ارکان ہمارے گھروں کی ناکہ بندی کر لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حریت کانفرنس کے لیڈر بھارت سرکار کے خلاف مہم چلانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔

ooo

افغانستان کی خانہ جنگی

افغانستان میں فوج کے سابق سربراہ اور سابق وزیر دفاع احمد شاہ مسعود کی فوجیں کابل کے قریب ہوتی جا رہی ہیں۔ اب وہ کابل سے 25 کلومیٹر دور ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک دو روز میں کابل پہنچ جائیں گے۔ کابل کے نزدیک طالبان اور احمد شاہ مسعود کی افواج میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر نصیراللہ بابر افغانستان کے وار لارڈ عبدالرشید دوستم کی طالبان سے صلح کرانے مزار شریف پہنچے ہیں۔ طالبان احمد شاہ مسعود سے دوستی یا رابطہ کرنے کی بجائے دوستم سے صلح کرنے پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ عبدالرشید دوستم کی افواج نے کابل کے مشرق کی طرف اپنی فوجیں جمع کر لی ہیں۔ اور اگر ان کا طالبان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ ہوا تو کابل پر دو طرف سے حملہ ہو سکتا ہے۔ طالبان اور ان کے مخالفین کے درمیان توپوں، راکٹ لانچروں سے گولہ باری کا سلسلہ جاری ہے۔

ooo

فلسطین اسرائیل مذاکرات ناکام

دس دن تک جاری رہنے والے فلسطینی اسرائیلی مذاکرات ناکامی میں ختم ہو گئے۔ تاہم یہ مذاکرات کا پہلا مرحلہ ہے۔ فلسطینیوں نے کہا ہے کہ مغربی کنارے الخلیل سے اسرائیل کی فوجوں کی واپسی کے سوال پر اسرائیل کے نمائندے سمجھوتے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کے ذہن میں اپنی حکومت کی ہدایات واضح ہیں۔ تاہم امریکی نمائندہ نے جو دونوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوششوں میں مصروف ہے کہا ہے کہ دونوں فریقوں میں اختلافات کم ہو گئے ہیں۔ اور اگلے مرحلے میں بہتر صورت حال درپیش ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔

ooo

کردوں کا تنازعہ

امریکی محکمہ دفاع کے عہدیداروں نے کہا ہے کہ ابھی تک ایسے کوئی شواہد سامنے نہیں آئے کہ شمالی عراق میں آپس میں نبرد آزما کردوں کے دھڑوں میں مداخلت کی غرض سے عراقی فوج شمالی جانب پیش قدمی کر رہی ہو۔ وائس آف امریکہ کے مطابق امریکی وزیر دفاع نے عراق کو متنبہ کیا ہے کہ عراقی حکومت کوئی غلط قدم اٹھا کر امریکہ کو طاقت استعمال کرنے کا مواقع فراہم نہ کرے۔

یاد رہے کہ چند ماہ قبل جب عراق نے مداخلت کر کے اپنے حامی کرد گروپ کو طاقت دلوائی تھی تو امریکہ نے عراق کو سزا دینے کی غرض سے اس پر دو فضائی حملے کئے تھے۔ ان حملوں میں سعودی عرب اور کویت سمیت سب عربوں اور دیگر ممالک نے عراق کا ساتھ دیا تھا اور امریکہ کی مذمت کی تھی۔

ooo

بقیہ صفحہ 3

لائے تھے۔ اس کے علاوہ یورپ کے کئی ممالک کے امراء یا ان کے نمائندگان بھی جنازہ میں شامل ہوئے۔ جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت تدفین کے لئے بروک وڈ احمدیہ قبرستان لے جائی گئی۔ 4 بجے کے بعد حضرت صاحب قبرستان تشریف لائے اور آفتاب احمد خان صاحب کی میت کو کاندھا دیا، اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا اور مٹی ڈالی۔ آپ کی تدفین مقبرہ موصیان میں ہوئی۔ قبر کی تیاری کے بعد حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30819 میں قیس نورانی ولد محمد اسلم تنویر صاحب قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قیس نورانی گلی نمبر 2 ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 26268۔

مسل نمبر 30820 میں مسرور احمد طور ولد میاں مبارک احمد ناصر طور قوم راجپوت طور پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5۔ ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر 5 واقع ناصر آباد شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال مالیتی آٹھ لاکھ روپے (2) سوا ایکڑ اراضی دریا برد واقع ٹھٹھ سعی تحصیل سمندری مالیتی ساڑھے بارہ ہزار روپے (3) مکان واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے نمبر 2-3 میں شرعی حصہ دار والدہ صاحبہ سات بھائی دو بہنیں ہیں اہلیہ سے ملنے والا ترکہ کی کل مالیت انیس ہزار آٹھ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ 6150 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسرور احمد طور 5۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد باجوہ مسل نمبر 30494 گواہ شد نمبر 2 محمد افتخار احمد ابن چوہدری فرزند علی ناصر آباد غربی ربوہ۔

مسل نمبر 30821 میں شائستہ مسرور کرن بنت مسرور احمد طور قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5۔ ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدہ کے ترکہ سے 5940 روپے بنتے ہیں والدہ صاحبہ کا وصیت نمبر 28204 ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شائستہ مسرور کرن 5۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد باجوہ مسل نمبر 30494 گواہ شد نمبر 2 محمد افتخار احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد شرقی ربوہ۔

مسل نمبر 30822 میں مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد رئیس طاہر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی حال کوارٹر نمبر 56 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 119 گرام مالیتی 50 ہزار دو سو پینتیس روپے اور حق مہر پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ بیگم 2/5 دارالرحمت غربی ربوہ حال کوارٹر نمبر 56 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رئیس طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر 26432 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد ادریس وصیت نمبر 23695۔

مسل نمبر 30823 میں آنسہ ممتاز زوجہ حافظ پرویز اقبال صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ حال شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 114 گرامز 200 ملی گرامز مالیتی 49900 روپے زیورات نقرئی طلائی وزنی 22 گرامز مالیتی پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آنسہ ممتاز بیت الذکر محلہ جہانگیر آباد شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 حافظ پرویز اقبال مربی سلسلہ وصیت نمبر28070 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 قریشی سعید احمد اظہر مربی سلسلہ شیخوپورہ۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 24- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات)- اردو کلاس نمبر174 (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل کچن کی صفائی ستھرائی
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)
3-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-00 لقامع العرب (دوبارہ)
6-00 درثمین حصہ13 (دوبارہ)
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)
8-30 عربی پروگرام، نظم، قصیدہ
9-00 نیچرل ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- کچن کی صفائی ستھرائی (دوبارہ)
1-00 لقامع العرب
2-00 اردو پروگرام سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت ایم عبداللہ سنوری
3-00 سہ پہر اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 ڈچ زبان سیکھئے
5-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 کوئز پروگرام سیرت پر- از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ سوئم
7-30 الزامات کے جوابات' از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سیشن 12 اکتیس مارچ 94ء حصہ اول
8-00 لقامع العرب نمبر (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام

کل کے پروگرام

جمعہ 25- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات)- اردو کلاس نمبر (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقامع العرب
6-00 کوئز پروگرام سیرت پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ پنجم
6-30 الزامات کے جواب حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 12 حصہ اول 94-3-31 (دوبارہ)
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 ڈچ زبان سیکھئے- (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام'
9-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام
12-00 دوپہر احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام
1-00 لقامع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام لیکچر ایم- صادق محمود
3-00 سہ پہر اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع بیت الفضل لندن 89-5-26
6-5 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت الرابع اردو بولنے احباب کے ساتھ
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی
8-00 لقامع العرب (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 جرمن پروگرام

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم نعیم الدین بھٹی کارکن دفتر صدر- صدر انجمن احمدیہ کا بیٹا عزیز تنزیل احمد نظیف (وقف نو) بخار اور جگر و تلی بڑھ جانے سے بیمار ہے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام صائمہ مبشر سے تبدیل کر کے صائمہ زاہد رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
صائمہ زاہد چک نمبر78 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا

ضروری اعلان

○ کم سرمایہ رکھنے والے احباب کی سہولت کے لئے نہایت مناسب شرائط اور کرایہ پر محلہ دارلرحمت میں دکانات تعمیر کی جا چکی ہیں- احباب استفادہ فرماویں۔ ضرورت مند احباب دفتر ناظم جائیداد سے رابطہ فرماویں۔
(ناظم جائیداد)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ای این ٹی سپیشلسٹ اور سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر ملک مسعود احمد صاحب ENT سپیشلسٹ، اور مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ 25- اکتوبر 96ء بروز جمعہ صبح 8 تا 12 بجے اور 3 تا 5 بجے شام متعلقہ مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحبان کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔"
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان

○ مجلس نابینا ربوہ کا سالانہ اجلاس اور علمی ورزشی ریلی مورخہ 28 تا 31 اکتوبر 96ء ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ تمام نابینا افراد کو اس میں شمولیت کی دعوت دی جا رہی ہے جو دوست بھی یہ اعلان پڑھیں وہ اپنے حلقہ میں رہنے والے نابینا احباب کو سنا کر اس میں شمولیت کی تلقین کریں رنگا رنگ پروگرام میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہونگے اور جیتنے والے احباب میں انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔
نیز نابینا شاعر بھی اپنے کلام کے ساتھ اس اجلاس میں شرکت کے لئے ضرور تشریف لاویں۔
تمام احباب کو چٹھیاں بھی ارسال کر دی گئی ہیں چٹھی نہ بھی ملے تب بھی اس اعلان پر ہی تشریف لے آویں۔ 27- اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

اعلان داخلہ

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور میں 95-96ء سیشن میں Ph.D/MPhil/M.Sc. کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں پنجاب کے ڈومیسائل رکھنے والوں سے مطلوب ہیں۔ M.Sc. پروگرام

کمپیوٹر سائنس، باٹنی، کیمسٹری، بایو کیمسٹری فزکس، شماریات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ایم فل اور پی ایچ ڈی میں بھی داخلہ جاری ہے۔ M.Sc. میں چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی مہیا ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ 100 روپے کے عوض دفتر ایڈوانس سٹڈیز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور پرنسپل کالج آف ویٹرنری میڈیسن لاہور سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10- نومبر 96ء ہے۔
(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

حالانکہ کوئی دور کی بھی سچائی ان باتوں میں شامل نہیں تھی۔ یعنی ان عہد و پیمان میں جن کے ذکر ہو رہے تھے۔ مگر بنیاد یہی تھی کہ بنیادی طور پر ایک واقعہ ہوا تھا جس کو غلط معنے لے کر غلط طور پر پہنچایا گیا تھا تو لوگ جو خاموشی سے کرتے ہیں ان کی نیت میں فتنہ اور خرابی ضرور ہوتی ہے۔ ورنہ ایسے موقع پر پوچھ لینا چاہئے۔ جب آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ امانت ہے۔ تو پوچھنا چاہئے اور بعض دفعہ اس شخص تک بات پہنچاتے ہیں جس کے متعلق ذکر کیا ہے۔ ذکر سچا ہے۔ میں اور رنگ میں اس کی اصلاح کی کوشش کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میری نیت یہ ہوتی ہے کہ باقاعدہ نظام جماعت کی معرفت یہ پوچھوں گا اور ایک خاص ذہن میں طریق ہے اور ضمناً کوئی بات کرتا ہے تو اس کے جواب میں یہ بات کر دیتا ہوں تو جہاں بھی یہ بات ہوتی ہے وہ امانت بن جاتی ہے۔

(از خطبہ 25- نومبر 1994ء)

بقیہ صفحہ 5

محترم میجر غلام احمد صاحب بڑے مخلص احمدی، علمی ادبی ذوق کے مالک اور باغ و بہار شخصیت تھے۔ اراکین مجلس عاملہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور باری تعالیٰ سے درد دل سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو خاص جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 23- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے منی بجٹ کا اعلان کر دیا ہے جس میں 13- ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر ڈاکٹر محمد یعقوب نے پریس کانفرنس میں چالیس ارب روپے کے اقتصادی پیکیج کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس پیکیج کی منظوری وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کی کابینہ نے دی ہے۔ سٹیٹ بینک کے گورنر نے بتایا کہ 20- ارب روپے غیر ترقیاتی اخراجات اور 7- ارب روپے اخراجات میں کمی کے ذریعے حاصل ہوں گے۔ اور 13- ارب روپے کے لئے ٹیکس لگائے جائیں گے۔ اس پیکیج کے نتیجہ میں روپے کی قیمت میں مزید ساڑھے آٹھ فی صد کمی ہو گئی ہے اور ڈالر تین روپے 13 پیسے مزید مہنگا ہو گیا۔ پٹرول اور گیس کی قیمت 10 فیصد بڑھ گئی ہے۔ پاسپورٹ کی عام فیس 800 سے 1500 روپے ارجنٹ دو سے چار ہزار کر دی گئی ہے۔ فارن ٹریول ٹیکس میں پچاس فی صد اور اندرون ملک سفر، ائیرپورٹ ٹیکس میں سو فی صد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ درآمدات اور سپلائز پر ودہولڈنگ ٹیکس بڑھا دیا گیا۔ صوبوں کو دو ارب روپے زرعی ٹیکس لگانے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ گورنر نے بتایا کہ فارماسیوٹیکل کی اشیاء اور اخبارات کو سیلز ٹیکس کی چھوٹ دے دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ فارن کرنسی ڈیپازٹس پر ایسے اکاؤنٹس جو سٹیٹ بینک کے ذریعے آپریشن ہوں گے ان پر 17 فیصد سالانہ کی شرح سے منافع دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی اخراجات کم نہیں کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اہم منصوبوں کے اخراجات میں بھی کمی نہیں کی گئی۔

○ حکومت کے نئے مالیاتی پیکیج کے نتیجہ میں امریکی ڈالر کی قیمت فروخت 40.32 اور برطانوی پاؤنڈ کی قیمت میں 5.16 روپے کا اضافہ ہوا ہے اب 64.19 ہو گئی ہے۔ اسی طرح جرمن مارک کی نئی قیمت فروخت 26.39 روپے ہو گئی ہے۔

○ ڈپٹی کمشنر خانیوال کیپٹن علی رضا قاتلانہ حملے میں شدید زخمی ہو گئے اس حملہ میں ان کا گن مین موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ جبکہ ان کا ڈرائیور اور راہ گیر زخمی ہو گئے۔ ڈپٹی کمشنر علی رضا کو انتہائی تشویش ناک حالت میں نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کروا دیا گیا ہے۔

○ مسلم لیگ کے سربراہ قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کا احتساب بل عدلیہ کو غلام بنانے اور قومی اداروں کے خلاف سازش ہے۔ وزیر اعظم کی تجویز احتسابی نظام کی بجائے انتقامی نظام کو فروغ دے گی۔ اس طرح ملکی نظام نہیں چل سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم قومی اداروں کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم عدلیہ کو انتظامیہ کے ماتحت نہیں کر سکتے۔ ارکان اسمبلی فرشتے نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ احتساب کے لئے صدر آرڈی ننس جاری کریں۔ حکومت کا احتسابی بل فرار کا ذریعہ ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر اور آرمی چیف سے ملاقاتیں کی۔ بے نظیر نے صدر کو بتایا کہ حکومت احتسابی کمیشن بنانے میں سنجیدہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بدعنوان بیوروکریٹس کے خلاف بھی کارروائی کی جا رہی ہے صدر لغاری نے وزیر اعظم سے کہا کہ اہم پوسٹوں پر تعیناتی کا معیار سابقہ کارکردگی ہونی چاہئے۔ وزیر اعظم نے آرمی چیف کے ساتھ 90 منٹ طویل ون ٹو ون ملاقات کی۔ جس میں انہوں نے آرمی چیف کو آئی۔ ایم۔ ایف کے ساتھ مذاکرات سے آگاہ کیا۔ اور انہیں بتایا کہ حکومت دفاعی ضروریات پر کسی سمجھوتے کے لئے تیار نہیں۔

○ خیرپور ٹامیوالی تحصیل حاصل پور کی ایک مسجد میں نقاب پوش دہشت گردوں کی فائرنگ سے امام مسجد جاں بحق اور ایک طالب علم شدید زخمی ہو گیا۔ نمازیوں نے بھاگ کر جان بچائی تین نقاب پوش نماز فجر کے وقت مسجد میں داخل ہوئے اور فائرنگ کر دی۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ حکومت جماعت اسلامی کو اسلام آباد میں دھرنا کی اجازت نہیں دے گی کسی نے بدنظمی کی کوشش کی تو حکومت اس سے سختی سے نمٹ لے گی انہوں نے بتایا کہ پاکستان کی کوششوں سے تمام متحارب افغان گروپ سیز فائر پر راضی ہو گئے ہیں دستخط بھی جلد ہو جائیں گے۔

○ قومی اسمبلی میں آئین میں ترمیم کے لئے اتفاق رائے سے سیلیکٹ کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

* Premier Quality Orange Juice
obtained from Kinnu & Malta
adcom 319/96
The Largest Food Processors in Pakistan, **Shezan International Limited**, Lahore, Karachi, Hattar.